مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل انجمن اسلامیہ بھٹنڈا کی درخواست پر ان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گئے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو تحصیل بٹالہ و گورداسپور کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھیجا گیا۔

۱۴ دسمبر ماہل پور سے بابو نظام الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کی لاش مقبرہ بہشتی میں تدفین کے لئے بذریعہ موٹر لائی گئی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔

چند سوالات

ہم اپنے ان تمام احمدی احباب سے جن کی نظر سے یہ الفاظ گذریں اور ان کی وساطت سے دوسرے اصحاب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں:-

کیا آپ نے جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے چندہ ادا کر دیا ہے؟

اگر ادا کر دیا ہے۔ تو کیا آپ نے اس سال کے جلسہ کے غیر معمولی اجتماع کو مد نظر رکھکر اور آج کل کی گرانی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ادا کر دیا ہے؟

اگر ایسا ہی کیا ہے۔ تو اپنے احباب کو بھی اسی اسوہ پر عمل کرنے کی تحریک فرمایئے۔

لیکن اگر آپنے کسی وجہ سے چندہ ادا نہیں کیا۔ تو جلد سے جلد ارسال کر کے اس ثواب عظیم میں شریک ہو جایئے۔ جو ارض حرم میں خدا کے لئے جمع ہونے والوں کی مہمان نوازی کرنے والوں کے لئے مقدر ہے۔

ہاں اگر آپ نے چندہ ادا تو کر دیا ہے۔ لیکن گذشتہ سال جلسہ کیلئے جو چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ نہیں دیا۔ تو ابھی آپ کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اس میں اضافہ فرمائیں۔ زیادتی اخراجات کے ساتھ آمد میں بھی زیادتی کی ضرورت ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ پہلے کی نسبت زیادہ حصہ لیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی دوسرے احباب کو بھی تحریک فرمایئے۔ کہ انکا چندہ گذشتہ سال کے چندہ سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ لازمی طور پر اس میں اضافہ ہونا چاہئے۔

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے احمدی خواتین کا چندہ

(۱) لنڈن مشن کے متعلق میرٹھ کی احمدی خواتین میں تحریک کی گئی۔ جس پر انھوں نے ایک جلسہ ۲۵ ماہ نومبر ۱۹۲۸ء کو صوفی محمد فضل الٰہی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ شہر میرٹھ کے مکان پر منعقد کر کے تیس روپے کے قریب رقم نقد معہ وعدوں کے جمع کی۔

۹۰ مستورات کسی معذوری کی وجہ سے شامل جلسہ نہیں ہو سکیں۔ وہ بھی کچھ نہ کچھ رقم ضرور جلد عطا فرمائینگی۔ محمد فضل الٰہی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد لنڈن کی تحریک کے متعلق اتوار واقعہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۸ء کو احمدی مستورات جماعت شملہ کا جو اس وقت دہلی میں ہیں۔ جلسہ کیا گیا۔ انھیں تشریح کے ساتھ سمجھا دیا گیا۔ کہ اگر وہ اپنا پہلا روپیہ واپس لینا چاہتی ہیں۔ تو حضرت صاحب کے حکم کے بموجب مردوں سے وصول کر کے انھیں دیدیا جائیگا۔ اور اگر وہ چاہتی ہیں۔ کہ مسجد لنڈن ان کے نام پر رہے۔ تو پھر انھیں مزید نو ہزار روپیہ کی جو ضرورت ہے۔ اسے پورا کرنا چاہئے۔ سب نے بالاتفاق یہی پسند کیا۔ کہ وہ اپنا روپیہ واپس لینا نہیں چاہتیں بلکہ مزید ضرورت کو خود ہی پورا کرینگی۔ اور اسی وقت فہرست چندہ کھول دی گئی جس میں پچاس روپے اور ایک جوڑی بندے طلائی وصول ہوئے۔ [illegible]

نہرو رپورٹ کے مہلک اثرات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

جو خطبہ جمعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں فرمایا۔

"میں جماعت احمدیہ کے دوستوں کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس (نہرو) رپورٹ کے خلاف جلسے کریں اور ریزولیوشن پاس کرکے ان کی نقول لاہور اور کلکتہ کی مسلم لیگز مقامی گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہندوستان کمیشن تمام سیاسی انجمنوں اور پریس کو بھیجیں۔ اور گورنمنٹ کو آگاہ کردیا جائے کہ اگر ان تجاویز پر عمل کرایا گیا۔ تو مسلمان یہی سمجھیں گے۔ کہ ان کے حقوق کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور یہ تحریک اس وقت تک جاری رہنی چاہیئے۔ جب تک ان باتوں کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ میں نے اس کے متعلق ایک مضمون بھی الفضل میں لکھنا شروع کیا ہے۔ (جواب سات قسطوں میں چھپ چکا ہے)..... میرا منشاء ہے۔ کہ بعد میں اسے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا جائے۔ اس کا

مطالعہ کرنے سے ہر مسلمان بغیر اس نہرو رپورٹ کو پڑھے موجودہ سیاسی حالات سے واقفیت حاصل کرکے اپنی رائے درست کرسکتا ہے۔ بلکہ دوسروں کی رائے کو بھی درست کرنے کی اہلیت اس میں پیدا ہو سکتی ہے۔

اس لئے دوستوں کو اس کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیئے اس مضمون کو خود پڑھنا اور یاد کرنا اور دوسروں کو پڑھانا اور یاد کرانا چاہیئے

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح ہماری جماعت راجپال کیس کے وقت تمام مخالفتوں کو اپنے آگے سے ہٹاتی ہوئی نکل گئی تھی۔ اسی طرح اس وقت بھی کوشش کرکے کامیاب ہوگئی تو یہ یقیناً **خدا تعالیٰ کا فضل ہوگا**" (مطبوعہ اخبار الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

مجھے کامل امید ہے۔ کہ احباب جماعت احمدیہ اپنے آقا کی اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے جلد سے جلد ہر ممکن سعی کرینگے۔ اور جہانتک ان کے بس میں ہوگا۔ حضور کے اس مضمون کو جواب کتابی شکل میں چھپ چکا ہے۔ خرید کر ہر ایک خواندہ مسلمان تک پہونچائینگے ؛

عام اشاعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے قیمت بھی نہایت قلیل رکھی گئی ہے۔ یعنی سو یا سو سے زیادہ کے خریداروں کو ۱۸؍ اٹھارہ روپیہ سیکڑہ پچاس کی قیمت ۱۰؍ ایک روپیہ کے چار۔ اور قسم اعلیٰ فی نسخہ چھ آنہ فی سیکڑہ ۲۵؍ روپے

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اشتہارات

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائن انشاء اللہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی - اس وقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی۔ کہ ریلوے لائن کھل جائیگی تو اسوقت کے حالات کے ماتحت نئے نقشے بنا کر اور نئی شرح طے کر کے قطعات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا ۔ سو اب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے ۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے ۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کی طرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے ۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاسکتی ہے بڑی سڑک یعنی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے درمیان واقع ہے ۔) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جاویگی - اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں - ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا - اور قیمت مقررہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی - اور نہ ہی قیمت بالاقساط وصول کیجاویگی - خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں

خاکسار : مرزا بشیر احمد قادیان (پنجاب)

اعلانات

اول
مشین قیمہ ولایت سے آگئی

ہماری قیمہ کی مشین خدا کے فضل سے اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ پہلا چالان تھوڑی ہی مدت میں ختم ہو گیا - اور دوسرے چالان تک ہمیں اشتہار بھی بند کرنا پڑا - اب بفضل تعالےٰ ہم یہ اعلان کرنے کے قابل ہوئے ہیں - کہ **تازہ مال پہونچ گیا** ہے - پہلے آئے ہوئے آرڈروں کی تعمیل کی جا رہی ہے - اگر کسی صاحب کو مشین نہ بھیجی گئی ہو - تو دوبارہ لکھ کر منگالیں یہ مشین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - نہایت کارآمد اور خوبصورت ہے - اور خوبصورت ڈبوں میں بند ہے - مصالحہ وغیرہ پیسنے کے پرزہ جات بھی ہمراہ ہیں - جن احباب نے ابھی تک نہ منگائی ہو - وہ جلد منگا لیں - ورنہ پھر دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا ؛

قیمت صرف چھ روپیہ بارہ آنے (۶/۱۲ روپے)

دوم
ولایتی مشین سیویاں

یہ خبر بھی نہایت خوشی سے سنی جائیگی - کہ سیویاں بنانے کی مشین بھی ولایت سے تیار کرائی گئی ہے - لاجواب چیز ہے - بہت خوبصورت اور مضبوط ہے قیمت بھی نہایت کم مقرر کی گئی ہے یعنی صرف پانچ روپیہ فی عدد

سوم
ادویات وغیرہ پیسنے کی مشین

یہ مشین بھی چند دنوں تک ولایت سے پہونچنے والی ہے - مفصل اعلان جلسہ سالانہ سے پہلے کیا جائیگا ؛

جلسہ سالانہ

کے موقعہ پر نمائش اور فروختگی کیلئے یہ مشینیں قادیان میں کسی مناسب جگہ پر رکھی جائینگی - علاوہ ازیں زراعتی آلات و ہر قسم کی دیگر مشینری ہم سے مل سکتی ہے - ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

مکرمی ! السلام علیکم

بتقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہے - کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی - اس لئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے گا - تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جناب اس رشتہ اتحاد کی خاطر راقم الحروف سے کوا پریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کیلئے قدم اٹھائیں - اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو - تو خاکسار سے مندرجہ اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں یا بھجوائیں اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں - تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں - اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں جو آپ کے گرد و پیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں - یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں - مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول - ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے - اور سامان بینڈ ڈرم اور فلیوٹ وغیرہ اور سامان بیگ پائپ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلیٰ ارسال ہوگا - پرائس لسٹ منگائیگا ؛

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان کی خبریں

الہ آباد ۲۹ نومبر - امروہہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہاں مسلمان ببراکلاں کے مصیبت زدوں کی اعانت کے لئے سرمایہ فراہم کر رہے ہیں۔ ببراکلاں کے مسلمانوں کے نقصانات کا تخمینہ ۷۵ ہزار روپے کے قریب کیا جاتا ہے۔ شفاخانہ میں دو مسلمان مجروحین کی حالت نازک ہے۔ دیگر مجروحین روبصحت ہیں۔

مدراس ۳۰ نومبر صوبہ مدراس کی مسلم لیگ نے سائمن کمیشن کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں نہرو رپورٹ پر بحث کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ رپورٹ دیسی ریاستوں کے مسئلہ کو قابل اطمینان طریق پر حل نہیں کر سکی۔ اور اسکی سفارشات یک طرفہ اور ناقص ہیں ؛

ٹریونڈرم - ۲۵ نومبر - شہر پرپونا کھورا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص نے حال ہی میں نویں بیوی کی ہے۔ اس سے پہلے اس کی آٹھ بیویاں ہیں۔ نادرہ ۵ بچے ہیں۔ یہ اچھوت ذات (پولایا) کا ہے۔ اور اس کی عمر ۷۰ سال کی ہے

لکھنؤ - ۳۰ نومبر - سرجان سائمن اور ارکان کمیشن آج صبح ۸ بجے سٹیشن پر پہونچے بغیر مال سٹر ہیمرٹ نواب چھتاری نواب محمد یوسف راجہ بہادر خوشحال پال سنگھ اور صوبجات متحدہ کی کونسل کی مقرر کردہ امداد کمیٹی کے ارکان اور صدر نے اور دیگر معززین نے ان کا استقبال کیا۔

لکھنؤ - ۳۰ نومبر - ایک طرف تو کمیشن کا استقبال ہو رہا تھا۔ دوسری طرف مقاطعہ کرنے والے صبح پانچ چھ بجے تیاریاں کر چکے تھے۔ مسٹر جواہر لال اور مسٹر منتر کی سرکردگی میں مقامی لیڈروں اور کارکنوں کا کوئی دس ہزار مجمع سیاہ جھنڈیوں کا جلوس لیکر نکلا۔ اور سات بجے سے قبل سٹیشن کے قریب کمیشن کی راہ کے پاس جم گیا۔ پولیس نے ان لوگوں کو حکم دیا۔ کہ یہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ جاؤ۔ جو تمہارے لئے مخصوص ہے۔ مگر انہوں نے توقف کیا اس پر پولیس سلطان پر حملہ کیا۔ اور ڈنڈے چلائے۔ اس کے بعد فریقین میں خشت باری بھی ہوئی۔ جس سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔ جواہر لال کے ہاتھ پر زخم آیا۔ دوسری طرف نائب کپتان پولیس کے خون نکلا ایک سوار سخت زخمی ہوا۔ اور ایک سپاہی کے بھی زخم آئے۔ آخر مظاہرین ہٹ گئے۔ اور امن سے جائے مقررہ پر کھڑے ہوئے۔

سکندر آباد - ۲۹ نومبر - اعلیٰ حضرت نظام دکن کی طرف سے مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر نے دلزلی مشن کے جذامیوں کے مسکن کے لئے مقام دیچاپلی میں جو یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے ایک نیا ہسپتال پیش کیا ہے

لاہور - ۳۰ نومبر - آج کونسل کے اجلاس میں گورنمنٹ نے بیان کیا۔ کہ فسادات راولپنڈی ۱۹۲۶ء کے معاوضہ کے طور پر ۳ لاکھ ۶۷ ہزار روپیہ گورنمنٹ منظور کر چکی ہے۔

ملتان - ۲۷ نومبر - میونسپلٹی کے ایک اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ کمیٹی کی مالی حالت کمزور ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ اس نے جو روپیہ ملتان سے فسادات محرم ۱۹۲۷ء کے تاوان کے طور پر وصول کیا ہے وہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے ؛

بھوپال - ۳۰ نومبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب صاحب ریاست اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ ان کی ریاست میں بوچڑخانے بند کر دئے جائیں۔ اس لئے حکام کی طرف سے بوچڑوں کو گائے ذبح کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بوچڑوں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ وہ گائے کا ذبح کرنا چھوڑیں گے نہیں اس کے لئے وہ اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لاہور - یکم دسمبر - سپیشل مجسٹریٹ نے پنجاب انڈسٹریل بنک کے مقدمات غبن کا فیصلہ سنا دیا۔ دیوان منگل سین کو پانچ مختلف مقدمات میں مجموعی طور پر ۲۸ سال قید بامشقت اور ۱۹ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ لیکن آپ کو ۸ سال قید اور انیس ہزار روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی ۴ سال مزید قید بھگتنی ہوگی۔ لالہ گوتم دیو کو اور ڈاکٹر جگن ناتھ بوتھرا کو ایک مقدمہ میں بری کر دیا گیا۔ اور دوسرے میں ہر دو کو ایک ایک دن قید اور دو دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ رائے بہادر سنسار چند بری کر دئے گئے ؛

دیوبند - یکم دسمبر - آج رات کے دو بجے مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کا انتقال ہو گیا۔

اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے۔ کہ کلکتہ کے ایک کارخانہ میں ایک اژدہا دیکھا جاتا ہے۔ جس کے اٹھانے کیلئے ۳۴ آدمی درکار ہوتے ہیں۔

لاہور - ۲ دسمبر - انارکلی میں ایک دکان میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۴۰ ہزار روپے کا نقصان ہو گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی سینٹ کا ایک اجلاس مسٹر لے سی وکنز وائس چانسلر کی صدارت میں ہوا۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ سر میلکم ہیلی سابق گورنر پنجاب کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی جائے۔

پشاور - ۲ دسمبر - شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے محکمہ آبکاری کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۵ سو من ناجائز چرس چینی ترکستان سے افغانستان کے راستے ہندوستان میں آتی ہے۔ اور ہندوستان سے سمندر کے راستے باہر کو جاتی ہے۔ اگرچہ چرس کی آمد کو روکنے کی بہت کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہیں ہو سکی ؛

بمبئی - ۲ دسمبر - ہڑتالیوں اور مالکان ملز میں سمجھوتہ نہ ہو سکنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ملز اب پھر بند ہو رہی ہیں ہڑتالیوں کی تعداد دس ہزار تک جا چکی ہے۔ وہ مزدور جو پہلے کام پر چلے گئے تھے۔ اب پھر واپس آ رہے ہیں ؛

غیر ممالک کی خبریں!

لنڈن ۲۷ نومبر - وزیر مستعمرات برطانیہ کی ایک یادداشت میں جو قرطاس ابیض میں شامل ہے۔ یہودیوں کی "دیوار ماتم" کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ یہودیوں کے اس حق کو بحال رکھے گی۔ کہ وہ بیت المقدس میں اس فرش پر جا سکیں۔ جو دیوار مذکور کے سامنے ہے۔ نیز یہودیوں کو وہ چیزیں بھی ساتھ لیجانے کا حق حاصل ہوگا جو وہ ترکی سلطنت کے زمانہ میں لیجایا کرتے تھے۔

طہران - ۲۹ نومبر - حکومت ہائے ایران و مصر کے درمیان جو پنج سالہ معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر دستخط ثبت کر دئے گئے ہیں۔ عنقریب جرمنی - فرانس - و بلجیم سے بھی ایسے ہی معاہدے تکمیل پذیر ہوں گے ؛

لنڈن - ۲ دسمبر - لیڈی کرزن ہندوستان اس پروگرام کو پورا کرنے آ رہی ہیں۔ جو لارڈ کرزن نے مرنے سے تھوڑا عرصہ پہلے شروع کیا تھا۔

لنڈن یکم دسمبر - ملک معظم کی صحت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔ درجہ حرارت ابھی بڑھا ہوا ہے۔

قاہرہ - یکم دسمبر - وزیر داخلہ نے دو اخبارات کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر ان میں عوام کو مشتعل کرنے والی خبریں شائع ہونگی۔ تو ان کے خلاف کارروائی جائے گی۔

لنڈن - ۲ دسمبر - سر ہری سنگھ مہاراجہ کشمیر لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔

مانیلا - ۲۰ نومبر - گذشتہ دوشنبہ کو جزائر فلپائن پر بلا کا طوفان باد و باران نازل ہوا۔ جس سے وہ تباہ و برباد ہو گیا اب معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف جزیرہ لیبٹ میں دو سو اشخاص ہلاک اور دس ہزار بے خانماں ہو گئے ہیں فصلوں کا کروڑوں ڈالر نقصان ہوا ہے۔ ناریل - چاول اور پٹ سن کی فصلیں کلیتاً تباہ ہو گئی ہیں

رگبی - ۲۸ نومبر - حال ہی میں مصنوعی روئی کا جو پیدا دریافت ہوا ہے۔ اس کے نمونوں کی مانگ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اس مانگ کی فوراً تعمیل نہ ہو سکی۔ اس روئی کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ اصلی روئی کا کام دیگی۔ جن ماہرین نے نمونوں کا امتحان کیا ہے۔ وہ اس امر پر متفق ہیں کہ اگر اس روئی کی کافی کاشت ہو سکے۔ تو اس کا کپڑا بہت مفید ثابت ہوگا ؛

لنڈن - ۲۷ نومبر - بے روزگاروں کی جو تازہ تعداد معلوم ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کل ۱۳ لاکھ ۴۶ ہزار چار سو ہے جو ایک ہفتہ پہلے سے ۱۶ ہزار ۲ سو ۲۴ زیادہ ہے۔ اور ایک سال پہلے سے دو لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو چھیالیس زیادہ ہے۔

لنڈن - ۲۸ نومبر - مہاراجہ پٹیالہ کو جام صاحب نوانگر سر ہارکورٹ بٹلر سر لزلی اسکاٹ اور سر رابرٹ ہالینڈ نے اسٹیشن کے پلیٹ فارم تک مشایعت فرما کر رخصت کیا اب بٹلر کمیٹی اپنی رپورٹ جلد از جلد مرتب کرنے کیلئے والیان ریاست کے بیانات کا مطالعہ کریگی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

الفضل روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں تین بار ہو جانا چاہئے

الفضل نمبر ۴۸ - جلد ۱۶ میں ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اخبار کے متعلق اگر کوئی مفید مشورہ دیا جائے گا۔ تو انشاء اللہ اس پر پوری توجہ سے غور کیا جائے گا۔ اس کے متعلق یہ عاجز اپنے خیالات کارکنان سلسلہ اور جمیع احمدی احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس پر مناسب غور فرمایا جائے ؛

یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ اس زمانہ میں اخباروں کو عظیم الشان امتیاز اور اہمیت حاصل ہے۔ حتےٰ کہ یہ کہنا مبالغہ نہیں۔ کہ :۔ اخبارات ہی قوموں یا پارٹیوں کی روح رواں ہیں۔ اور اخبارات ہی قومی ترقی کا بہترین زینہ سمجھے جاتے ہیں۔ اخبارات ہی قومی پالیسی اور قومی پروگرام وضع کرتے ہیں۔ اور بعض اخباروں کو اس قدر اہمیت حاصل ہے۔ کہ حکومتیں بھی اُن کی رائے کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہیں۔ الغرض زمانہ حال میں زندہ قومیں وہی قرار دی جاتی ہیں۔ جن کا پریس زبردست ہو۔ اور جن کے اخبارات کثیر الاشاعت ہوں۔ یہ ان اخبارات کا حال ہے جو کسی محدود مقصد کو لے کر میدان عمل میں آتے ہیں۔ برخلاف اس کے۔ کہ "الفضل" جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کا مسلمہ آرگن ہے اور جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ادارت میں جاری ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور جس کا مقصد اس قدر اعلیٰ وارفع ہے۔ کہ اکناف عالم میں حقیقی اسلام کے نور کی مقدس شعاعیں پوری روشنی کے ساتھ پھیلائے۔ اور حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بعثت کی غرض کو دنیا کے کونے کونے تک بطریق احسن پہنچائے۔ اور جس نے دنیا کے ہر ایک شعبہ۔ مذہب۔ سیاست۔ اخلاق وغیرہ میں دنیا کی رہبری کرنی ہے۔ وہ اس بار عظیم سے سبکدوش ہونے کے لئے ہفتہ میں صرف دو بار ہی شائع ہو۔ جو بہت ہی قابل افسوس امر ہے۔ اور اس سخت تنگ دور کے زمانے میں یقیناً ترقی میں ایک حد تک روک ہے۔ احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ "الفضل" نے علاوہ متذکرہ بالا مقاصد کے معاندین سلسلہ کے اعتراضات کا بھی قلع قمع کرنا ہوتا ہے۔ معاند جرائد میں سے جو کوئی ایک ہیں۔ اگر صرف "زمیندار" ہی کو لیا جائے۔ جس کا شاذ ہی کوئی پرچہ سلسلہ عالیہ پر گندے اور ناجائز حملے کئے بغیر شائع ہوا ہو۔ تو آپ دیکھینگے کہ وہ "الفضل" سے حجم میں کس قدر بڑا ہوتا ہے۔ اور روزانہ شائع ہوتا ہے۔ پھر اخبار "الفضل" کا انتظار نہایت بے صبری سے کیا جاتا ہے۔ اور بعض تو فی الواقعہ اس کے انتظار میں دن گنتے رہتے ہیں۔ الغرض ہر ایک پہلو سے اب اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ "الفضل" کو جلد سے جلد روزانہ شائع کیا جائے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک روک کا مقابلہ کیا جائے۔

اگر بالفعل اخبار کو روزانہ شائع کرنے میں ناقابل برداشت دقتیں ہوں۔ تو سال آئندہ سے کم از کم ہفتہ میں تین بار تو ضرور کر دینا چاہئے۔ جو کہ ارض حرم میں ریل کے جاری ہونے کی یادگار کا کام بھی دے سکے گا ؛

دراصل یہ بھی ایک قابل غور امر ہے۔ کہ دارالامان میں تار اور ریل کے آنے سے جو اہمیت اسے حاصل ہوئی ہے۔ اور انشاء اللہ ہو گی۔ یہ اس امر کی متقضی ہے۔ کہ سلسلہ کا آرگن بہت جلد روزانہ شائع ہو۔

اس کے ساتھ ہی میں اپنے احمدی احباب سے عاجزانہ عرض کرونگا۔ کہ اپنے محبوب اور معزز آرگن کو روزانہ یا ہفتہ میں تین بار شائع کرانا دراصل ان کا ہی کام ہے۔ انھیں جلد سے جلد اس کی اشاعت بڑھانے میں سعی بلیغ کرنی چاہئے۔ ابھی تک کثیر التعداد صاحب حیثیت احمدی احباب ایسے ہیں۔ جو اخبار الفضل کے خریدار نہیں۔ یہ بھی میرے علم میں ہے۔ کہ بعض جماعتوں کے پریزیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری و سیکرٹری تبلیغ وغیرہ بھی "الفضل" کے خریدار نہیں۔ کراچی کی نسبت میں افسوس سے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ احباب کی تعداد تیس سے کم نہیں۔ مگر اخبار کے خریداروں کی تعداد صرف چار۔ پانچ تک محدود ہے۔ ایسی حالت میں یہ نہایت رنجدہ امر ہے۔ کہ وہ جماعت جس نے اپنا مال وجان اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور جو دین کو دنیا پر مقدم کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے۔ اس کے بعض افراد اپنے آفیشل آرگن کی توسیع اشاعت میں اس قدر سست واقع ہوں۔ کہ خود بھی خریدار نہ ہوں ؛

میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اصحاب جو اخبار "الفضل" کے خریدار ہوں۔ اور اپنا اخبار دوسرے احمدی اصحاب کو جو اخبار کے خریدار بننے کی وسعت رکھتے ہوں۔ پڑھنے کو دیں۔ تو وہ ایک حد تک ناروا فعل کا ارتکاب کرتے ہیں۔ احباب کو چاہئے۔ کہ ہر ایک قسم کی تنگی اور تکلیف برداشت کر کے بھی اخبار کے خریدار بنیں۔ اور اس میں اس قدر دلچسپی لیں۔ کہ جلسہ تک اخبار کی اشاعت دوگنی ہو جائے۔ تاکہ اخبار کو سال آئندہ میں زیادہ بہتر صورت میں نکالنے میں کوئی تکلیف واقعہ نہ ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر سب احباب اپنی ذمہ واری کو محسوس کر کے عملی کام کرنا شروع کر دیں۔ تو اشاعت کا دوگنا ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ میں بالفعل دو خریدار دیتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ حتے المقدور مزید کوشش کرتا رہونگا ؛

خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی۔

الفضل جس امر کی طرف جناب شیخ صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ اس کی اہمیت کو اگر دوسرے اصحاب بھی محسوس کریں۔ اور اپنے عمل سے اس احساس کا ثبوت دیں۔ تو یہ سوال جلد نظارت متعلقہ کے سامنے باقاعدہ رکھا جا سکتا ہے

اخبار احمدیہ

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب سے ایک گذارش

یہ امر تو احباب سے مخفی نہیں۔ کہ قادیان میں بیرونجات سے تعلیم دین کے لئے آئے ہوئے ہمارے بہت سے ایسے بھائی رہتے ہیں۔ جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اخراجات خود مہیا نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو بالکل معذور ہونے کے باعث کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو بالکل معذور تو نہیں۔ مگر ایک حد تک ہماری اعانت کے محتاج ہیں۔ ایسے تمام اصحاب کی مدد کرنا ہمارا قومی اور مذہبی فریضہ ہے۔ سردیوں کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ اور ہمارے ان غریب بھائیوں میں سے اکثر کے پاس گرم کپڑے نہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ آتے وقت مستعمل یا غیر مستعمل پارچات حسب توفیق اپنے ان غریب بھائیوں کے لئے لیتے آئیں۔ تا اس طرح پر ان کی مدد ہو سکے۔ والاجر عند اللہ

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات

خاکسار عرفانی حضرت مسیح موعودؑ کے جو سوانح حیات اور سیرت لکھ رہا ہے۔ اس سلسلہ سوانح میں تیسرا نمبر پریس میں جا چکا ہے۔ انشاء اللہ چند روز تک شائع ہو جائیگا۔ خریداران سیرت کی خدمت میں حسب معمول روانہ ہوگا۔ قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنے (عہ) دفتر الحکم قادیان سے طلب کریں۔ عرفانی

درخواست لئے دعا

۱۔ میرے چار بچے اب تک فوت ہو چکے ہیں۔ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ وہ تندرست رہتا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ نذیر احمد گوجرانوالہ

۲۔ کچھ عرصہ سے مختلف امراض کا مجھ پر ایسا حملہ ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسمانی حالت کے شیرازہ کو منتشر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ پہلے خود صحت کو قائم رکھنے کے لئے یونانی مسہل لئے مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دل کے کسی گوشے میں کوئی ایسا شرک پنہاں تھا جو ان مسہلوں سے وہ نتائج مترتب نہ ہوئے۔ جن کی امید تھی۔ اور ان مسہلوں کے بعد تپ لرزہ شروع ہوا۔ اور حالت خطرناک ہو گئی۔ اس کے بعد زکام اور کھانسی کا حملہ ہوا۔ اور اب چار پانچ یوم سے بائیں کان میں شدت درد ہے۔ چونکہ اس کان کے درد سے چند ہولناک موتوں کا وقوع دیکھ چکا ہوں۔ اس لئے تردد ہے۔ جو حضرات مجھ سے واقف ہوں۔ میری صحت کے لئے خاص اوقات میں دعا فرمائیں۔ نیز میری حقیقی بھانجی صالحہ خاتون خطرناک طور پر بیمار ہے۔ اس کے ماں باپ اور ہم لوگ سخت پریشان ہیں۔ احباب خاص اوقات میں عزیزہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

محمد عثمان احمدی رحمت منزل لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۷۔ دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

ہندو دھرم کی خوفناک تعلیم اور ہندوؤں کے خطرناک ارادے

۲۴۔۲۵۔۲۶ نومبر لاہور میں آریہ سماجوں کے جلسے خوب چہل پہل سے ہوئے۔ بڑے بڑے ہندو لیڈروں نے ان میں تقریریں کیں۔ ان تقریروں میں دانستہ یا نادانستہ ان لوگوں کے منہ سے جو باتیں نکلی ہیں۔ وہ جہاں مسلمانوں کے لئے سامان بصیرت اور درس عبرت ہیں۔ وہاں ویدک دھرم کی خوفناک تعلیم کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ اس لئے اجمالاً ان کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

آریہ سماجی ویدک دھرم کی رواداری اور بنی نوع انسان سے حسن سلوک کی تعلیم کے دعوے بڑے زور شور اور نہایت بلند آہنگی سے کیا کرتے ہیں۔ ناظرین ان دعووں کو ایک طرف رکھیں۔ اور دوسری طرف وہ "منوہر ویاکھیان" ملاحظہ کریں۔ جو "ہندو نیتاؤں" نے آریہ سماج کے جلسہ پر دئے:۔

مہتہ رام چندر صاحب آریہ مشنری نے کہا:۔

"جب ملتان میں ہندوؤں پر مصیبت نازل ہوئی۔ تو پنڈت مالویہ جی نے وہاں کہا۔ کہ سب کو دوست کی نگاہ سے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ وید کے اس منتر کو کیا کروگے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دشمن کو بھیڑیے کی طرح پھاڑ دو۔ اور اس سے روٹی چھین لو۔ . . . . جہاں دماغی قابلیت کی ضرورت ہے۔ وہاں زور بازو بھی درکار ہے" (ملاپ ۱۸ نومبر ۲۸ء)

الفاظ صاف اور واضح ہیں۔ اور وید مقدس کے ایک منتر کی تشریح ان غافل اور خود فراموش لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ جو ہندوستان میں ہندوؤں کے بھروسہ پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہندوستانی حکومت کی عنان۔ ہندوؤں کے ہاتھ میں دینے کی سعی کر رہے ہیں:۔

اور سنئے۔ لالہ خوشحال چند صاحب ایڈیٹر اخبار "ملاپ" فرماتے ہیں:۔

"ہم یہاں اپنا راجیہ قائم کریں گے۔ یہ سوال ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے . . . . آریہ سماج کی بنیاد ویدوں پر ہے ان میں کہیں بردبار بننے کی آگیا نہیں ہے" (ملاپ ۲۷ نومبر ۲۸ء)

کیا مسلمانوں کے وہ راہنما جو ہندوؤں کی خاطر اپنی قوم کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کر رہے۔ اور ان کے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ ان الفاظ کو پڑھنے اور غور سے پڑھنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ جب ہندو صاف اور کھلے الفاظ میں بھرے جلسوں میں کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں ہندو راج قائم کریں گے اور یہی ان کی تمام کوششوں کا مقصد اور مدعا ہے۔ تو ہندوؤں کے تجویز کردہ طرز حکومت (نہرو رپورٹ) کی تائید کرنے اور اسے منظور کرانے کی کوشش کرنے کا سوائے اس کے کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان پر ہندوؤں کا اس لئے قبضہ کرا دیا جائے۔ کہ وہ وید مقدس کے ان منتروں پر کھلے دل سے عمل شروع کر دیں۔ جن میں غیر ہندوؤں کو چیرنے پھاڑنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور اگر بہت ہی مہربانی کریں تو اس پر اکتفا کریں۔ کہ منو جی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے وید کے منکروں کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دیں:۔

اور سنئے یہی مہاشہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"آریہ سماج نے دیکھ لیا ہے۔ کہ محض لیکچر دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ اس نے بچپن کی شادی روکنے کی کوشش کی۔ اور ابھی تک ایسی شادیاں ہو رہی ہیں۔ اسمبلی میں شاردا ایکٹ کی پنڈت مالوی جی کی طرف سے مخالفت ہوئی۔ اسمبلی کے ۳۵ ممبران نے وائسرائے سے درخواست کی۔ کہ اسے منظور نہ کیا جائے۔ آریہ سماج کو چاہئے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اسمبلی اور کونسلوں کی نشستوں پر قبضہ کرے" ص ۳

آریہ سماجی اسمبلی اور کونسلوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں؟ کیا اس لئے کہ ہندوستان کے مفید مطلب قوانین وضع کئے جا سکیں کیا اس لئے کہ ملک میں عدل و انصاف قائم کیا جا سکے۔ نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ جو قوانین آریہ سماج ملک میں رائج کرنا چاہتی ہے۔ وہ نافذ کر سکے۔

اس وقت آریہ سماج ہندوؤں کا وہ طبقہ ہے۔ جس کے مذہبی عقائد کے متعلق جن ہندو فرقوں کو اختلاف ہے۔ وہ بھی اس کی سیاسی سرگرمیوں میں اس کے ساتھ ہیں۔ اور ہر طرح اس کی امداد کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے آریہ سماجی حلقہ سے جو آواز نکلے۔ اسے تمام ہندوؤں کی آواز سمجھنا چاہیئے۔ اور پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کو ان کا دھرم یہ تعلیم دیتا ہو۔ کہ تم اپنے مخالفوں کو "بھیڑیے کی طرح پھاڑ دو"۔ جو اس حکم پر عمل کرنے کے لئے بیتاب ہو رہے ہوں۔ اور مناسب موقعہ کے منتظر ہوں۔ جن کی ہندوستان میں مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑی کثرت ہو۔ جو تعلیم و تربیت میں مال و دولت میں۔ اقتدار و رسوخ میں بہت بڑھے ہوئے ہوں۔ ان کے ہاتھوں میں مسلمانوں کی سی قلیل التعداد اور مفلوک الحال قوم اپنے آپ کو کس طرح محفوظ سمجھ سکتی ہے۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کو ہندوؤں پر ہر طرح بھروسہ کرنے اور ان کے پیچھے چلنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بتائیں۔ ہندو لیڈروں کے اس قسم کے اعلانات کا کیا مطلب ہے۔ کہ جب تک مسلمان گائے ذبح کرنے سے دست بردار نہ ہو جائیں۔ وہ کسی قسم کی ان سے صلح کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب تک ایسا نہ ہو۔ کونسلوں اور اسمبلی پر قبضہ کرکے سماجی قوانین نافذ کرانا چاہتے ہیں:۔

آریہ سماجی اپنے مہرشی کے خلاف

آریہ سماجی یوں تو سوامی دیانند جی کو بڑے بڑے خطاب دیا کرتے ہیں۔ اور ان کی اتباع میں تمام دنیا کی نجات کا راز مضمر بتاتے ہیں۔ لیکن خود ان کی پیروی کو اپنی تباہی کا مترادف سمجھ کر ہمیشہ اس کے خلاف ہی چلنے کی کوشش کرتے ہیں

یہ بات تو ہر شخص یا کم از کم ہر آریہ سماجی جانتا ہے۔ کہ سوامی جی نے تاکیدی طور پر حکم دیا ہے۔ کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کافی فاصلہ پر ہوں۔ اور لڑکیوں کے سکول میں تمام عملہ زنانہ ہو۔ اور اس طرح لڑکیوں کو لڑکوں سے علیحدہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے:۔

"لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ دفعہ ۸)

مگر احباب یہ معلوم کرکے حیران ہونگے۔ کہ رائے زادہ ہنسراج ممبر کونسل نے جو ایک مشہور سماجسٹ ہیں۔ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ سوال پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ

"ڈاکٹر دھرم ویر کی لڑکی کو کیوں میڈیکل کالج میں داخل نہیں کیا گیا" (پرتاپ ۹۔ نومبر)

چاہئے تو یہ تھا۔ کہ آریہ سماجی خاص طور پر جلسے کرکے پرنسپل میڈیکل کالج لاہور کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ انھوں نے ڈاکٹر دھرم ویر کی لڑکی کو لڑکوں کے کالج میں داخل کرنے سے انکار کرکے "مہرشی دیانند"

کے قائم کردہ "سدھانت" کی معقولیت کا عملی طور پر اعتراف کر لیا ہے۔ مگر اس قوم کی احسان فراموشی ملاحظہ ہو۔ کہ اسٹاں کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں "مہرشی دیانند" کی حالت پر کسے رحم نہ آئے گا۔ جن کی تعلیم کو "مہرشی" ماننے والے اس بے دردی سے ٹھکرا رہے ہیں ✤

صوبہ یو۔پی کا قائم مقام گورنر

اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ سر میلکم ہیلی گورنر یو۔پی ۲۲ دسمبر سے چار ماہ کی رخصت پر ولایت روانہ ہو جائینگے۔ اور ان کی جگہ مسٹر جارج لیمبرٹ رکن مالیات کو قائم مقام گورنر تجویز کیا گیا ہے۔ حالانکہ استحقاق کے لحاظ سے خیال یہ کیا جاتا تھا۔ کہ نواب سر احمد سعید خاں صاحب ہوم ممبر حکومت متحدہ آگرہ و اودھ کو قائم مقام گورنر بنایا جائیگا۔ جو نہ صرف گورنر کی مجلس انتظامیہ کے سینیئر رکن اور نائب صدر ہیں۔ بلکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ سر الگزینڈر موڈیمن کی ناگہانی وفات کے بعد کچھ عرصہ قائم مقام گورنر بھی رہ چکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ نہ ان کی قابلیت کا کچھ لحاظ کیا گیا۔ نہ ان کی سینیارٹی کو مد نظر رکھا گیا اور ان کے مقابلہ میں ایک جونیئر کو قائم مقام گورنر بنا دیا گیا ✤

اس قسم کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ کہ ایک مستحق مسلمان کی حق تلفی کی گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل صوبہ بنگال میں سر عبدالرحیم کے لئے اسی قسم کا موقعہ پیدا ہوا تھا۔ مگر گورنر آسام کو بنگال کا گورنر بنا دیا گیا۔ اب نواب سر احمد سعید خاں صاحب پر ایک جونیئر ممبر کو ترجیح دی گئی ہے۔

ان حالات میں جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ قابل سے قابل ہندوستانی پر بلا وجہ یورپین کو ترجیح دی جاتی ہے۔ معلوم نہیں۔ حکومت انھیں کیا جواب دے سکتی ہے ✤

معاصر "ہمدم" کا دور جدید

لکھنؤ کے مؤقر روزانہ اخبار "ہمدم" نے مسلمانان یو۔پی کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کی عموماً اس وقت تک جو خدمات سر انجام دی ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ اور یہ فخر اخبار مذکور کو مولانا سید جالب جیسے قابل اور تجربہ کار ایڈیٹر کی ادارت میں شائع ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ جن کے متعلق اب معلوم ہوا ہے۔ کہ "ہمدم" سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ سید صاحب موصوف "ہمدم" کے نہ صرف ایڈیٹر تھے۔ بلکہ ایک رنگ میں اس کے بانیوں میں سے تھے۔ اب ان کی علیحدگی گو کیسے ہی بہترین تعلقات کی حالت میں ہو یقیناً افسوسناک ہے۔

"ہمدم" جناب جالب کی ادارت کے گیارہ بارہ سال کے عرصہ میں جس متین و سنجیدہ طرز اور مرنجاں مرنج پالیسی پر قائم رہا ہے۔ اس نے اخباری دنیا میں اس کی خاص طور پر وقعت پیدا کر دی ہے اور ہم امید رکھتے ہیں۔ ان کے قائم مقام جناب نصر اللہ خاں صاحب عزیز بی۔اے نہ صرف ہمدم کی بہترین سابقہ روایات کو قائم رکھیں گے بلکہ اپنی قابلیت سے ان میں اضافہ کریں گے ✤

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی متانت اور سنجیدگی۔ تہذیب اور شرافت کا نمونہ دکھلانے اور ان کے لاجواب دلائل اور براہین کا ثبوت پیش کرنے کے لئے انہی کے ایک دس ورقی ٹریکٹ سے کچھ اقتباس درج کئے گئے تھے۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے امارت کی کرسی پر متمکن ہونے کے دن سے لے کر اس وقت تک جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر دل افشانی کی ہے۔ اسے اگر ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ تو مولوی صاحب سر سے لے کر پاؤں تک اس میں چھپ جائیں۔ اور ان کے "اعلیٰ" اور "بے نظیر اخلاق" کا ایسا مرقع تیار ہو جائے۔ جو اخلاقیات کے کورس میں سب سے اونچا درجہ حاصل کر لے ✤

"پیغام صلح" اپنے "حضرت امیر" کی گالیوں کی اس ایک ہی قسط سے بپھر گیا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کے لئے یہ ممکن ہے۔ کہ مولوی صاحب کی دس ورقی میں ان شریفانہ اور مہذبانہ الفاظ کے موجود ہونے سے انکار کر دے۔ اور نہ یہ بات اس کے بس کی ہے۔ کہ ان الفاظ سے جو مفہوم ظاہر ہو رہا ہے۔ اسے بدل دے۔ تاہم اس میں شک نہیں۔ کہ اس نے اپنے حضرت امیر کی امارت کو اس متعفن گڑھے سے نکالنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ گو اس کوشش کا نتیجہ الٹا نکلا ہے۔ اور تعفن بہت زیادہ پھیل گیا ہے ✤

"پیغام" "الفضل" کے اس مضمون کا جو مولوی محمد علی صاحب کی گالیوں کا طومار کے عنوان سے شائع ہو چکا۔ ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:

"اسی مضمون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امیر نے ۱۹۱۵ء کے ٹریکٹ میں ان کو گالیاں دی ہیں۔ جن کی فہرست بھی انھوں نے کتر بیونت کر کے دے دی ہے"

بے شک اس وقت ۱۹۱۵ء پر ۱۳ سال کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن ہم "پیغام" کو یقین دلاتے ہیں۔ اس کے "حضرت امیر" نے اس وقت اپنے ٹریکٹ میں جو کچھ لکھا تھا۔ وہ ہو بہو اب بھی موجود ہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ پھر جو الفاظ اس میں درج کئے گئے۔ ان کے آج بھی وہی معنی لیتی ہے۔ جو اس وقت مولوی صاحب کے پیش نظر تھے۔ پھر ۱۹۱۵ء کا ٹریکٹ پیش کرنے میں کیا حرج ہو گیا ✤

ہاں اگر مولوی صاحب اس ٹریکٹ کے متعلق بھی وہی ارشاد فرما دیں جو انھوں نے اپنی امارت سے پہلی تحریروں کے متعلق بایں الفاظ فرما دیا ہے۔ کہ "میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں"۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں۔ کہ کتنے عرصہ تک وہ اپنی تحریروں کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی حجت سمجھتے ہیں۔ اور جو کس وقت زید یا بکر کی صف میں جا کھڑے ہوتے ہیں۔ تو ہم ان کی کئی سال کی گالیوں کی فہرست پیش کرنے کی بجائے تازہ بتازہ بدزبانیاں پیش کر دینگے

نئی اور پرانی گالیوں کے متعلق تصفیہ تو اس طرح ہو سکتا ہے مگر "پیغام" نے یہ کیا لکھ دیا۔ کہ "الفضل" نے مولوی محمد علی صاحب کی گالیوں کی فہرست کتر بیونت کر کے دی ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ مولوی صاحب نے اپنی تحریر میں گالیاں تو نہیں دیں۔ لیکن "الفضل" نے ان کے فقرات کی ایسی کتر بیونت کی ہے۔ کہ وہ گالیاں بن گئے ہیں۔ تو ہم "پیغام صلح" کو چیلنج دیتے ہیں۔ وہ اس قسم کی کوئی ایک ہی مثال پیش کرے۔ اور اگر کتر بیونت سے یہ مطلب ہے۔ کہ طول طویل گالیاں مکمل طور پر درج نہیں کی گئیں۔ بلکہ ان کے بعض حصے حذف کر دئے گئے ہیں۔ تو اس سے اس کے "حضرت امیر" کو ہی فائدہ پہونچا۔ پھر شکوہ کس بات کا ہے ✤

مولوی محمد علی صاحب کی گالیوں کے طومار کو ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے "پیغام" لکھتا ہے:۔

"ہم قادیانی صاحب سے اتنا ہی پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ شریع اسلام میں کافر، منافق۔ فاسق سے بڑھکر بھی کوئی گالی ہے۔ اگر ہے۔ تو وہ پیش کریں۔ اور اگر نہیں۔ تو کیا وہ ساری امت محمدیہ کو سوائے اپنے چند ہزار قادیانیوں کے کافر، منافق اور فاسق کہکر اور سمجھکر بڑی سے بڑی گالیاں نہیں دے رہے" (پیغام ۳۰۔ نومبر)

یہ سراسر جھوٹ ہے۔ کہ ہم امت محمدیہ کو کافر۔ منافق اور فاسق کہکر گالیاں دے رہے ہیں۔ ہم کسی مسلمان کو نہ کافر کہتے ہیں۔ نہ منافق اور نہ فاسق۔ لیکن جسے خدا اور اس کا رسول کافر، منافق اور فاسق قرار دے اسے اگر ایسا سمجھنا "بڑی سے بڑی گالیاں" دینا ہے۔ تو کیا "پیغام" بتائیگا۔ کہ وہ خود اور اسکا امیر روئے زمین کے تمام ان انسانوں کو جنھیں اسلام کافر منافق اور فاسق قرار دیتا ہے۔ ان الفاظ کے مصداق قرار دیکر انھیں بڑی سے بڑی گالیاں دیتے ہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب تمام ان مسلمانوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ کافر اور فاسق نہیں کہتے۔ پھر کیا وہ دنیا کے تمام ان لوگوں کو جو مسلمان نہیں کہلاتے۔ کافر نہیں قرار دیتے۔ اگر قرار دیتے ہیں۔ تو کیا بقول "پیغام" وہ انھیں بڑی سے بڑی گالیاں نہیں دیتے اور کیا کسی کو گالیاں دینے والے کو شریف سمجھا جا سکتا ہے

اگر "پیغام" اور اس کے "حضرت امیر" غور کرینگے۔ تو انھیں ماننا پڑیگا۔ کہ یا تو وہ تمام غیر مسلموں اور بیعت سے مسلمان کہلانیوالوں کو خود گالیاں دیتے ہیں......یا وہ اقرار کریں کہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

چندہ سالانہ جلسہ کیلئے دوبارہ تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گو پچھلے جمعہ کے خطبہ میں جلسہ کے متعلق میں بعض باتیں بیان کرچکا ہوں۔ لیکن آج جبکہ میں نماز جمعہ کیلئے آنے کی تیاری کر رہا تھا۔ ایک دوست نے کہا۔ کہ میں پھر

چندہ کے متعلق تحریک

کروں۔ گو میں اس عقیدہ کا آدمی ہوں۔ کہ اسی کام میں برکت ہوتی ہے۔ جس کی تحریک انسان کے اپنے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور ایک مومن کے لئے اس کا قلب ہی اس کے فرائض یاد دلانے کیلئے کافی ہوتا ہے۔ دوسرے کی طرف سے اشارہ ہی ہوتا ہے۔ اسے بار بار کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو لوگ اپنی ذمہ داری کو خود نہ سوچیں۔ اور محسوس نہ کریں۔ ان کو بار بار کہنا چنداں مفید نہیں ہوتا۔ پھر اس طرح کہنے کا جو نتیجہ نکلے۔ وہ بھی ایسا بابرکت نہیں ہوتا۔ بار بار کہنے کی ضرورت کمزوروں کیلئے ہوتی ہے۔ یا اس خیال سے ہوسکتی ہے۔ کہ شاید بعض لوگوں تک ابھی آواز نہ پہونچ سکی ہو۔ چونکہ ہماری جماعت وسیع ہو رہی ہے۔ اور پہلے کی نسبت بہت وسیع ہوچکی ہے۔ اس لئے ایک تحریک کا ایک ہی دفعہ سب تک پہونچ جانا ناممکن ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ متواتر کی جائے تا بار بار لوگوں کی نظروں سے گذرے۔ اور ان کے ذریعہ سے دوسروں تک پہونچے۔ گو

جماعت کی وسعت

اس حد تک ہوچکی ہے۔ کہ اس طرح بھی ہم سب کو نہیں پہنچا سکتے کئی ایسے ملک ہیں۔ کہ وہاں احمدی موجود ہیں۔ مگر ہم ان کی زبانیں بھی نہیں جانتے۔ سلسلہ کا لٹریچر کسی

خدا کے بندہ کے ذریعہ

ان تک پہنچا۔ اور انہوں نے قبول کرلیا۔ مگر ہمارے پاس اپنے حالات ان تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر آواز بار بار اٹھائی جائے۔ تو جن لوگوں تک اس کا پہونچنا ممکن ہوسکتا ہے۔ ان تک پہونچ سکتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ جسے مد نظر رکھتے ہوئے دوبارہ تحریک کی جاسکتی ہے۔ اور اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے آج میں

دوبارہ تحریک

کرتا ہوں۔
میرے نزدیک

جلسہ کے اخراجات کی برداشت

قادیان کے رہنے والوں یا زیادہ سے زیادہ ضلع گورداسپور کے احمدیوں کو کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مہمان نوازی مقامی لوگوں کا ہی حق ہوتا ہے۔ اور مقامی مہمان نوازی انہی لوگوں کے ذمہ ہوتی ہے۔ جہاں وہ کام کیا جاتا ہے۔ اسلام نے

مہمان نوازی

پر جس قدر زور دیا ہے۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ دنیا میں لوگ اس سے بہت بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ لیکن نقص یہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اور بہت سے لوگوں کے دلوں میں وہ توکل نہیں۔ جس کی ایسے کاموں کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ چند چیزیں ایسی ہیں۔ جن کا کرنے والا قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے

عرش کے سایہ کے نیچے

ہوگا۔ اور ان میں سے ایک وہ دوستی ہے جو انسان خدا تعالےٰ کے لئے کسی سے رکھے۔ یعنی محض اللہ تعالےٰ کی خاطر کسی کی خدمت کرے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہمارے جلسہ کی مہمان نوازی اسی قسم کی دوستی پر مبنی ہے۔ جو لوگ مہمان ہوتے ہیں۔ ان میں کئی ایک کی شکلوں سے بھی ہم لوگ واقف نہیں ہوتے۔ اور ان سے کوئی تعارف نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ مہمان نوازی

محض اللہ تعالےٰ کے لئے

ہی ہوسکتی ہے۔ پھر حضرت خدیجہؓ سے روایت ہے۔ کہ وحی نبوت کے نزول کے وقت جب آنحضرت صلعم پر خوف طاری ہوا۔ تو انہوں نے آپؐ سے کہا۔ خدا تعالےٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کریگا۔ کیونکہ آپؐ مہمان نواز ہیں۔ گویا مہمان نوازی ان چیزوں میں سے ہے جن سے انسان ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ بات یہ ہے۔ جو مال صحیح مہمان نوازی پر صرف ہو۔ وہ انسان کی تباہی کا موجب نہیں۔ بلکہ

انسان کی ترقی

کا موجب ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں ایک دفعہ اسی طرح قحط کے آثار تھے۔ انجمن نے فیصلہ کیا۔ کہ جلسہ تین دن کی بجائے صرف دو دن کیا جائے۔ میں گو اس کی تائید میں نہ تھا مگر مخالف بھی نہ تھا۔ اور اس وقت میرے ذہن میں آیا ہی نہیں۔ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اتفاق کی بات ہے۔ ان دنوں میں ہی مہمان خانہ کا منتظم تھا۔ حضرت خلیفہ اول نے مجھے مخاطب کرکے لکھا کہ

لَا تَخْشَ عَنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا

یعنی عرش کے مالک سے یہ امید نہ رکھو۔ کہ وہ رزق میں کمی کردیگا جلسہ کے دو دن رکھنا

خدا تعالےٰ پر بدظنی

ہے۔ جب میں نے یہ پڑھا۔ تو مجھے اس بات میں بہت لطف آیا۔ اور میں سمجھا۔ کہ

حقیقی توکل

یہی ہے۔ کہ جب انسان یہ سمجھے۔ یہ کام خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسی کرنے کا حکم اس نے دیا ہے۔ تو پھر یہ خیال کرنا۔ کہ اس کی سرانجام دہی کے لئے ایثار اور قربانیاں کرنے سے ہم ضائع ہوجائیں گے۔ بیوقوفی کی بات ہے۔ اگر کسی رستہ پر چلنے سے انسان برباد ہوجائے۔ تو یہ بات تو یقیناً اس رستہ کے غلط ہونے کی علامت ہے۔ افراد کا مالی لحاظ سے کمزور ہوجانا معمولی بات ہے۔ یہ بات ہر قوم میں پائی جاتی ہے لیکن من حیث القوم قربانیوں سے تباہ ہوجانا اس رستہ کے جھوٹے ہونے کی نشانی ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ دن اس قسم کے ہیں۔ کہ ہر طرف

مالی تنگی کے آثار

نظر آرہے ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت تو بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ ان کی دو فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ گورنمنٹ اگرچہ تقاوی وغیرہ تو پہلے بھی تقسیم کیا کرتی تھی۔ مگر مجھے یاد نہیں۔ کہ آج تک کبھی ایسا ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے تمام لگان اراضی معاف کردیا ہو کسی ایک گاؤں وغیرہ میں معاف کردینا علیحدہ بات ہے لیکن بہت بڑے علاقہ میں کبھی معاف نہیں کیا تھا۔ لیکن اس سال گورنمنٹ نے چالیس لاکھ روپیہ معاف کردیا ہے۔ اور تقاوی وغیرہ کے اخراجات ملا کر ۷۰ لاکھ روپیہ زمینداروں پر صرف کیا ہے اور صوبجات آگرہ و اودھ کی حکومت نے ایک کروڑ دس لاکھ اس مد میں خرچ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زمینداروں کی تباہی

غیر معمولی تباہی

ہے - اور ضروری ہے - کہ اس تباہی کا اثر دوسرے لوگوں پر بھی پڑے وکیل ڈاکٹر - کلرک ہر ایک اس سے متاثر ہوگا - کیونکہ کھاتا سب کے لئے ضروری ہے - زمیندار وں کی فصل تباہ ہونے سے غلہ نہیں ہوا - اور لازماً جس کا گذارہ پہلے دس روپیہ میں ہو جاتا تھا اب اس کا گذارہ ۱۲ - ۱۳ روپیہ میں ہوگا - مگر باوجود اس کے یہی بات ہے - کہ جو کام کرتا ہے - وہ کرتا ہی ہے - جب انسان

خدا تعالےٰ کے رستہ میں تکلیف

اٹھائے - تو خدا تعالےٰ اس کی تکالیف دور کرنے کے سامان خود پیدا کر دیتا ہے - یہی دلیل تھی جو حضرت خلیفہ اول نے مجھے لکھی - فرمایا میری طرف سے اعلان کر دو - کہ صدقہ خدا تعالےٰ کے غضب کو دور کر دیتا ہے - اس تکلیف کا تو علاج ہی صدقہ تھا - مگر تم نے اس کا الٹ کیا - کہ جلسے کے لئے دو دن کر دیئے -

یاد رکھنا چاہیئے - کہ

تباہی کے اسباب

میں سے ایک پہلو خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا بھی ہوتا ہے - اس کے علاوہ قوانین قدرت کا بھی دخل ہوتا ہے - مگر خدا تعالےٰ کی ناراضگی کے پہلو سے بچنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے - کہ انسان اور بھی

زیادہ قربانیاں

کرے - اور ثابت کرے - کہ وہ خود ہی خدا کے راستہ میں مٹ رہا ہے - اس پر

خدا تعالےٰ کو غیرت

آتی ہے - کہ جب یہ ہی میرے لئے مر رہا ہے - اسے کیا ماروں اس لئے وہ اسے مٹاتا نہیں - بلکہ زندہ کرتا ہے ؛

مجھے

بچپن کا ایک واقعہ

یاد ہے - ہم نے ایک کشتی رکھی ہوئی تھی بعض دفعہ تو وہ زنجیر سے باندھ دی جاتی تھی - لیکن بعض دنوں میں جب پانی تھوڑا ہوتا تھا - کھلی رہتی تھی - اور بعض لڑکے اسے لے جاتے تھے - اور ایسی بری طرح استعمال کرتے تھے - کہ توڑ پھوڑ دیتے تھے - ایک دفعہ اسے بہت ہی نقصان پہونچا - اس پر میں نے بورڈنگ کے لڑکوں سے کہا - کہ خیال رکھا کریں - جب کوئی اسے لے جائے - تو مجھے بتائیں - ایکدن مجھے اطلاع دی گئی - کہ گاؤں کے لڑکے کشتی لے گئے ہیں میں گیا اور انہیں آواز دی - وہ کشتی لے آئے - مجھے بہت غصہ تھا - اس لئے میں نے ایک لڑکے کو مارنا چاہا - اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ مقابلہ کرتا - تو غصہ اور بھی بڑھ جاتا - لیکن اس نے نہایت انکسار سے کہا - لوجی مار لو - اس کے یہ الفاظ سن کر میرا ہاتھ جو مارنے کے لئے اٹھا تھا - گویا شل ہو گیا - اور مجھ پر ایسا اثر ہوا - کہ میں نے اسے چھوڑ دیا - میں نے سوچا جو خود کہتا ہے - مار لو - اسے کیا ماروں - تو یہ کیسے ممکن ہے - کہ کوئی شخص کہے - الٰہی قحط پڑا ہوا ہے - اور ہر طرف تباہی کے آثار نمایاں ہیں - مگر ہمارے پاس جو کچھ ہے ہم تیرے لئے خرچ کر رہے ہیں - تو خدا تعالےٰ اسے تباہ ہونے دے وہ تو کہیگا - کہ تمہیں ماروں گا نہیں - بلکہ

زندہ کروں گا

اس وقت تنگی کے آثار ظاہر ہیں - پس جو بھی قربانی کریگا - وہ اپنے اوپر ایک موت وارد کریگا - مگر جو بھی خدا کے لئے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے - خدا اسے مرنے نہیں دیگا - اس وقت

بارش ہو رہی ہے

ممکن ہے - خدا اسے ہی لوگوں کی تکلیف کم کرنے کا ذریعہ بنا دے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے - کہ بارش تباہی کا موجب بھی ہوتی ہے - اور ترقی کا بھی - اس لئے ہم کہہ تو نہیں سکتے - کہ یہ کیسی ہے مگر چونکہ انہی دنوں میں چندہ کی تحریک کی گئی ہے - ہو سکتا ہے خدا تعالےٰ نے بعض لوگوں کی

قربانیاں قبول کر کے

رحمت کی بارش نازل کی ہو جو پچھلے سال غلہ نہیں ہوا - لیکن ہو سکتا ہے - خدا تعالےٰ اگلے سال اڑھائی تین گنا زیادہ غلہ کر دے اور سب کسر نکل جائے - اور یہ سب کچھ خدا کے اختیار میں ہے پس گو مجھے دوبارہ کہنے کی ضرورت تو نہیں - مگر یاد دہانی کے لئے یا اس خیال سے کہ شائد بعض لوگوں تک یہ آواز ابھی نہ پہونچی ہو - دوبارہ تحریک کرتا ہوں - ورنہ

مومن کے لئے

نہ میرے کہنے کی ضرورت ہے - نہ کسی اور کے کہنے کی -

اس کے بعد میں

کام کرنے والوں کو نصیحت

کرتا ہوں - کہ بہت سوچ سمجھ کر خرچ کریں - کوئی وجہ نہیں - کہ دنیا میں دوسرے لوگ اخراجات کی کمی کی صورت تو نکال سکیں - مگر ہماری عقل ایسی دیوالیہ ہو - کہ ہم کوئی صورت نہ نکال سکیں اس لئے جہاں میں دوستوں اور خصوصاً قادیان اور ضلع گورداسپور کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں - کہ اگر وہ باقی چیزیں نہیں تو کم از کم آٹے کا خرچ ہی برداشت کریں - وہاں کارکنوں کو بھی مزید توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ اخراجات میں کمی کرنے کی کوشش کریں - آٹے کا خرچ برداشت کرنا

ادنیٰ ترین مہمان نوازی

ہے کیونکہ روٹی کھانے کے بغیر تو کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا - اس کے ساتھ اگر دال یا سالن کو زائد سمجھ لیا جائے - تو کم سے کم مہمان نوازی آٹے کی ہے - یہ تو ہمیشہ ہی قادیان اور ضلع گورداسپور کے دوستوں کو پیش کرنی چاہیئے - اگر اس ضلع میں دس ہزار احمدی بھی ہوں تو دس ہزار کیلئے بیس ہزار کے آٹے کا انتظام کیا مشکل ہے مگر سارے آدمیوں سے کام لینا مشکل ہوتا ہے - اگر ان تمام لوگوں سے باقاعدہ وصولی کا انتظام کیا جائے - تو بہت زیادہ خرچ ہو جائیگا - اس لئے یہ نہیں ہو سکتا - جب تک دوست خود توجہ نہ کریں - یہ کام اپنے طور پر کرنے سے ہی ہو سکتا ہے - اگر دوست ہمت کریں تو کوئی بڑی بات نہیں - دوسرے اخراجات باقی جماعتیں مہیا کر دینگی ؛

باقی

سب کاموں کو چلانے والا

اللہ تعالےٰ ہی ہے - اسی سے دعا کرنی چاہیئے - کہ قحط بھی تیری طرف سے

احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں

سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ فیروزپور لکھتے ہیں -

۹ تا ۱۱ نومبر ۱۹۲۸ء کو یہاں سکھ کانفرنس تھی - قاضی محمد رشید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت اور بابو فیض الحق خاں صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے منشی اشیاء کی ممانعت چھوت چھات توڑنے کی ضرورت اور مذہب کی حقیقت کے عنوانوں سے مضامین تیار کر کے اس کانفرنس میں تقسیم کئے - جو بہت مقبول ہوئے - اور لوگوں نے توجہ سے پڑھے کانفرنس میں شمولیت کے لئے احباب جماعت ضابطہ اور انتظام سے جاتے رہے

۲ - محمد طفیل صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ہردو روال تحصیل بٹالہ اطلاع دیتے ہیں - یہاں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کا جلسہ انعقاد پذیر ہوا جس میں گرد و نواح کے احمدی احباب نے شرکت کی - مولوی نور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر کامیاب اور دلچسپ تقریر کی - جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا ؛

۳ - سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ قصور لکھتے ہیں :-

عیسائیوں کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر پادری عبدالحق صاحب نے ۱۷ نومبر "حقیقت بائیبل" پر تقریر کی - جس کے خاتمہ پر مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا نے زبردست اعتراضات کئے - جن کا جواب پادری صاحب سے کچھ بن نہ پڑا - اسی طرح دوسرے دن بھی پادری صاحب کی تقریر پر جو حقیقت مسیح پر تھی مولوی صاحب نے سوالات کئے - اور پادری صاحب کو پہلے روز سے بھی زیادہ خفت اٹھانی پڑی ؛

۴ - فیاض الدین صاحب احمدی بھدرک (اڑیسہ) سے ارقام فرماتے ہیں :-

چند یوم سے ایک امریکن پادری اس علاقہ میں پھر کر تبلیغ عیسائیت کر رہا ہے - یہاں بھی آیا - اور تقریر کی جس پر میں نے اعتراض کئے - جن سے پادری صاحب بہت پریشان ہوئے - اور کہنے لگے - احمدی ہر جگہ ہم لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں ہم بیس سال سے یہاں امن و امان سے کام کرتے رہے ہیں - مگر جب سے احمدی پیدا ہو گئے ہیں - ہم نہایت پریشان ہیں اسی طرح دوسرے دن بھی اس کی تقریر پر میں نے اعتراض کئے - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ یہاں سے فوراً چلدیا - حالانکہ سات روز اسے یہاں ٹھہرنا تھا -

۵ - قریشی محمد حنیف صاحب سونگڑہ سے لکھتے ہیں سونگڑہ کی جماعت نے اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے مجھے مقرر کیا تھا - میں نے ساڑھے چار ماہ کے عرصہ میں کئی ایک مختلف مقامات کا دورہ کیا - اور پیغام حق پہونچانے کے علاوہ سلسلہ کا کچھ لٹریچر اور دیگر اسلامی کتابیں بھی فروخت کیں - جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تین کس داخل سلسلہ ہوئے - اللہ تعالےٰ استقامت بخشے ؛

(۶) جناب فقیر اللہ صاحب نور کوٹ سے اطلاع دیتے ہیں۔ گورالالیاں تحصیل شکر گڑھ میں میلہ کے موقعہ پر ۲۷ لغایت ۳۰ اکتوبر جلسہ کیا گیا۔ جس میں سردار احمد صاحب گیانی۔ سید محمد لطیف صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے مختلف موضوعات پر دلچسپ اور مفید تقریریں کیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ میں محمد یعقوب خاں صاحب نمبردار۔ عبد الرحمان خاں صاحب پٹواری اور محمد ایوب خاں صاحب نمبردار کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔

(۷) محمد عبد الحفیظ صاحب [illegible] سے لکھتے ہیں:۔ روزانہ انفرادی طور پر خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر تبلیغ سلسلہ حقہ کرتا رہتا ہوں۔ بعض لوگوں کو اخبارات سلسلہ اور کتب بھی پڑھنے کے لئے دی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہونے کی امید ہے۔

جمشید پور میں احمدی مبلغ کا کامیاب لیکچر

حبیب الرحمٰن صاحب سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جمشید پور سے لکھتے ہیں:۔

۲۳ نومبر ملک غلام فرید صاحب سابق مبلغ انگلستان نے "اسلامی تعلیم کی رواداری" کے عنوان سے زیر صدارت پنڈت نانک چند صاحب ممبر اسمبلی تعلیم یافتہ حاضرین کی ایک کثیر تعداد کے سامنے ایک کامیاب تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام تلوار سے ہرگز نہیں پھیلا۔ بلکہ اپنی تعلیم کے محاسن کے زور سے اشاعت پذیر ہوا۔ نیز آپ نے بتایا۔ اسلام ضمیر کی مکمل آزادی کا حامی ہے۔ اور اپنے پیروؤں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے اور دیگر مذاہب کی کتب اور معابد کی توقیر کرنے کا حکم دیکر بنی نوع انسان میں محبت واخوت کی بنیاد رکھتا ہے۔ آپ نے مختلف نقطہ نظر سے واضح کیا کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام اس تعلیم پر پوری طرح کاربند تھے لیکچر بہت پسند کیا گیا۔ آج آپ نے ایک اور لیکچر "رسول کریم نبی نوع انسان کے سب سے بڑے خیر خواہ" کے موضوع پر دیا۔

مالدہ بنگال میں جلسہ

مسلمانان مالدہ کا ایک جلسہ ۱۸ نومبر مدرسہ ہال میں منعقد ہوا۔ شہر کے تمام عمائدین شریک تھے۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سابق مسلم مشنری انگلینڈ نے تقریر کی۔ اور حسب ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) نہرو رپورٹ مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اس میں مسلم مفاد کا خیال نہیں رکھا گیا۔ (۲) ہندوستان کو صوبجات کی خود مختاری کے ساتھ فیڈرل سسٹم آف گورنمنٹ ملنی چاہئے۔ (۳) صوبہ سرحد اور بلوچستان نیز سندھ کو علیحدہ کر کے اس میں بھی اصلاحات کا نفاذ کیا جائے (۴) جداگانہ نیابت کو برقرار رکھا جائے۔ اور پنجاب اور بنگال میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔ (۵) مسلمانوں کو سنٹرل لیجسلیچر میں ۱/۳ نیابت دی جائے (۶) مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے سرکاری ملازمتوں میں

حصہ دیا جائے [illegible]

مکتوب مفتوح

بنام

مولوی محمد علی صاحب غیر مبائع

مکرمی جناب مولوی محمد علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی کتاب "النبوت فی الاسلام" کے صـ ۱۱۵ پر تحریر کیا ہے "نبوت تشریعی اور غیر تشریعی بند ہیں" اور پھر آپ نے مضامین میں بارہا ذکر فرمایا ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد اجرائے نبوت یا کسی نبی کے آنے کا قائل ہے۔ وہ خاتم النبیین کا منکر ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا عقیدہ ہمارا اختراع کردہ ہے۔ اور وہ بھی ۱۹۱۴ء کے بعد کا۔ مگر جب ہماری طرف سے آپ کو بارہا آپ کی ہی اختلاف سے پہلے کی تحریروں کی بنا پر فیصلہ کے لئے کہا جاتا ہے تو پھر نہ معلوم آپ ایسے فیصلہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور مطابق مشہور مثل الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ہمیں ہی الزام دئے جاتے ہیں۔ کہ ہم نے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔

مولوی صاحب۔ ہر ایک شخص جو چاہے عقیدہ رکھے۔ وہ آزاد ہے لیکن دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے امر حق کو چھپانا اور خلاف واقعہ بیان کرنا ایک شریف آدمی کا کام نہیں۔ کیا آپ حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ کہ آپ کا اختلاف سے پہلے یہ عقیدہ نہیں تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔ میں نے آپ سے بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۸ ستمبر آپ کے ایک مضمون کی بنا پر جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہا ہے چند سوالات کئے تھے۔ اب پھر میں آپ کی نظر آپ کے ایک مضمون کی طرف ملتفت کرنا چاہتا ہوں۔ جو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء میں "انبیائے عالم" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ اور یہ عنوان اس مضمون کا ہے۔ جو سردار پریتم سنگھ صاحب ایم اے نے گوردکل میگزین میں لکھا۔ آپ اس مضمون کی تعریف کے بعد اس کی بعض عبارات نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد سردار صاحب اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک نبی آیا۔ مگر انہوں نے صراحت کے ساتھ اس نبی کا نام بیان نہیں فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:۔ "بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایک نبی پیدا ہوا۔ اور اس کی تعلیم کے لئے یہ امر مقدر ہے۔ کہ اس عظیم الشان زمانہ کے لوگ اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کریں گے"۔ اگرچہ سردار صاحب نے بالصراحت اس موجودہ زمانے کے نبی کا نام نہیں لیا۔ مگر ان کے مضمون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا اشارہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی موعود کی طرف ہے۔ کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر بالکل چسپاں ہوتی ہے" صـ ۲۴۷

پھر صـ ۲۴۸ میں لکھا ہے:۔

"اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمدؑ ہی ہے۔ جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانہ کے احمدؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے۔ تو یقیناً ہمارا احمدؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زردشتؑ ایک نبی تھا۔ اگر بدھؑ اور کرشنؑ نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ خدائے تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمدؑ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشتؑ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی فداہ امی وابی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"۔

پھر آپ آپ کی زندگی کو انبیاء کی زندگی کی طرح ثابت کر کے صـ ۲۵۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا۔ اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوگا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے۔ جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ . . . . اگر وہ (سردار پریتم سنگھ ناقل) اپنے اصول پر (جو سچے نبی کی شناخت کے متعلق لکھے ہیں۔ ناقل) خود کاربند ہوں۔ تو ان کو اس امر کے ماننے سے ہرگز چارہ نہ ہوگا۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں۔ اور اسی زمرہ میں سے ہیں۔ جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے"۔

پھر آپ قرآن مجید کے خاتم الشرائع اور آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے پر بحث کرتے ہوئے صـ ۲۷۰ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس بیان سے ناظرین نے سمجھ لیا ہوگا۔ کہ اب آئندہ کوئی شریعت نازل نہ ہوگی۔ اور کوئی ایسا نبی دنیا میں نہیں آئیگا۔ جو قرآن شریف کی شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے آئے"۔

پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں:۔

"اب اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا صاحب شریعت نبی (مولوی صاحب "النبوت فی الاسلام" کی مذکورہ بالا عبارت کو مد نظر رکھ کر بتائیں کہ صاحب شریعت کی قید لگانے کی ضرورت کیا تھی۔ ناقل) نہیں آئے گا۔ کامل شریعت کے آنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ آئندہ کے لئے الٰہی الہامات کا

دروازہ بند ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ دروازہ ہمیشہ کھلا ہے"!

پھر صفحہ ۲۷۱ میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک کامل انسان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کامل غلام پیدا کیا۔ جس کو اپنے مکالمات کے شرف اور نبوت کے انعامات سے مالا مال کر کے اس بات کا ثبوت دیا کہ آج اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے"!

پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں:۔

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مُہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مُہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا کیونکہ شریعت قرآن مجید کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو"۔

اب جو شخص آپ کی ان عبارات کو پڑھے گا۔ وہ بخوبی سمجھ لے گا۔ کہ آپ کا ۱۹۱۰ء میں یہی عقیدہ تھا۔ کہ خاتم النبیین کے بعد غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے انبیاء کی طرح ایک عظیم الشان نبی ہیں۔ اگر ان عبارات کا مفہوم آپ کے نزدیک کچھ اور ہو۔ تو میں نہایت شوق سے سننے کے لئے تیار ہوں۔ ورنہ میں تو آپ سے یہی کہونگا۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ایسے لوگوں کو اپنی زندگی میں سُنا گئے:۔ ؎

قدرت حق ہے۔ کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے۔ یا ہوا ایسا نفار۔

دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبتِ دیریں کے رنگ
پھول بنکر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار

جس قدر نقد تعارف تھا۔ وہ کھو بیٹھے تمام
آہ۔ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

خاکسار:۔ جلال الدین شمس احمدی۔ از حیفا فلسطین۔

راولپنڈی میں غیر مبائعین کے جلسے

اخبار "پیغام صلح" مجریہ ۹ و ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۸ء میں راولپنڈی کے جلسوں کے متعلق جس ملمع سازی سے کام لیا گیا ہے۔ وہ "پیغام" کا ہی حصہ ہے۔ میں اصل حالات پر روشنی ڈالنے کے لئے چند سطور پیش کرتا ہوں۔

مولوی عصمت اللہ صاحب نے جن کی تعریف میں یہ لوگ ہمیشہ رطب اللسان رہتے ہیں۔ اور جنھیں تھیٹر کے ایک ایکٹر سے زیادہ وقعت نہیں دی جا سکتی۔ اپنی لطیفہ گوئیوں سے ضرور ان لوگوں کو جو محض تماشہ بین کی حیثیت سے اُن کے جلسے میں شریک ہوتے اپنی نقل و حرکت اور ادھر اُدھر کے اشعار پڑھکر خوش کیا۔ مگر ان کی یہ محنت بھی مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی سابق خطیب جامعہ مسجد راولپنڈی نے جو اتفاقاً راولپنڈی آنکلے تھے۔ ضائع کر دی انھوں نے کہا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور یہ پیغامی ہم سے محض روپیہ بٹورنے کی خاطر ہم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور قادیانی لوگ مرزا صاحب کی اصل تعلیم کے حامی ہیں:۔

مولوی محمد نعیم صاحب کی یہ بات کہ پیغامی روپیہ بٹورنے کی خاطر غیر احمدیوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ صحیح معلوم ہوتی ہے غالباً اسی غرض سے مولوی عصمت اللہ صاحب کا ایک لیکچر خان بہادر سیٹھ آدم جی ماموں جی کے مکان پر بھی کرایا گیا۔ سیٹھ صاحب موصوف راولپنڈی کے چوٹی کے متمول معززین میں سے ہیں۔ اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پیغامیوں کے جلسوں میں چونکہ ایک دو سیٹھوں میں سے شامل ہو جاتے تھے۔ اس لئے حضرت علی رضؓ۔ حضرت امام حسن رضؓ اور امام حسین رضؓ کی خاص طور پر تعریف کی جاتی۔ حالانکہ دوسرے خلفاء نے بھی تو بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے۔ ان کا قطعاً ذکر نہ کیا گیا۔

ان لیکچروں سے بڑا مقصد ہمارے خلاف زہر پھیلانا تھا۔ وہی آیات جو یہ لوگ جب قادیان سے تعلق رکھتے تھے۔ اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اب ختم نبوت ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم احادیث نبوی اور اقوال صالحین سے صاف طور پر اجرائے نبوت ثابت ہے:۔

ان کے مقابلہ میں ہم نے بھی جلسہ کیا۔ ہمارا پہلے روز کا لیکچر خصوصیات اسلام پر تھا۔ جو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ دوسرے دن کا لیکچر ختم نبوت پر تھا۔ مولوی غلام رسول صاحب تقریر کر ہی رہے تھے کہ دوسرے لوگوں کو ساتھ لیکر پیغامیوں کا ایک گروہ آدھمکا۔ اور جلسہ میں شور ڈالنا شروع کر دیا۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے نہایت خوبی سے مجمع کو قابو میں رکھا۔ ان لوگوں کو بولنے کے لئے وقت دیا گیا۔ مگر ہمارے پیغامی دوستوں میں مولوی صاحب کے دلائل توڑنے کی کہاں طاقت تھی۔ فوراً ایک شخص مولوی غلام علی کو جو اس وقت اپنے گھر میں سو رہا تھا۔ بلانے دوڑے بھلا وہ شخص جس نے تقریر ہی نہیں سُنی۔ اس کا جواب کیا دیتا۔ اس نے حضرت مسیح موعودؑ پر گندے اور ناپاک الزام لگانے شروع کر دئے۔ اس سے صاف طور پر پیغامیوں کی غیرت ایمانی کا پتہ چلتا ہے۔ ہماری مخالفت میں یہ لوگ ایسے اندھے ہو جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کو بھی بھول جاتے ہیں:۔

جب اس شخص کی تقریر کا جواب دینے کے لئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کھڑے ہوئے۔ تو پیغامیوں نے کسی طرح مجمع میں سانپ پھنکوا دیا۔ سانپ عین مجمع کے درمیان رونما ہوا اگر باہر سے آتا۔ تو ضرور تھا۔ کہ مجمع میں سے کوئی نہ کوئی شخص اس کو آتے ہوئے گیس کی روشنی میں دیکھ لیتا۔

دوسرے روز کے لیکچر کا موضوع "مبائعین اور غیر مبائعین میں فرق" تھا۔ جلسہ ابھی شروع بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ میر مدثر شاہ صاحب کو ساتھ لے کر جنھیں تار دے کر پشاور سے اُسی روز بلایا گیا تھا آن پہنچے۔ اور مداخلت شروع کر دی۔ جس طرز پر ان لوگوں نے شور مچایا۔ اور بد اخلاقی ظاہر کی۔ وہ پیغامی تہذیب کا خاص نمونہ تھی۔ آخر جلسہ گاہ کے باہر شور مچانے لگے ان کے اس شور کو پولیس افسر نے آکر بند کر دیا۔ اور ہمارا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا:۔

مجھے "پیغام صلح" میں یہ پڑھکر حیرت ہوئی۔ کہ ہم نے مناظرہ سے انکار کیا۔ حالانکہ ہم اس بات پر اصرار کرتے رہے۔ کہ اگر پبلک کی خواہش ہے۔ تو قرآن کریم جو سب کی مشترکہ کتاب ہے اس سے نبوت پر مناظرہ ہونا چاہیئے:۔

خاکسار عبد الرحمٰن ادجلوی۔ راولپنڈی

جلسہ سالانہ پر علیحدہ مکان طلب کرنے والوں کو اطلاع

جن اصحاب نے میرے شائع شدہ اعلان مندرجہ الفضل کے مطابق ۳۰۔ نومبر ۱۹۲۸ء تک اپنے یا اپنے دوستوں کے لئے الگ مکان کی درخواست مجھے بھجوا دی ہے۔ ان کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ انکے اسماء درج رجسٹر کر لئے گئے ہیں۔ اور ان کی شرائط کے مطابق مکانات کی تلاش شروع کر دی ہے۔ دس دسمبر ۱۹۲۸ء کو ایک ایک کارڈ کے ذریعہ ایسے سب دوستوں کو دفتر جلسہ سے اطلاع دیدی جائیگی کہ ان کے لئے ہم مکان مہیا کر سکے ہیں یا نہیں۔ پس دس دسمبر کا انتظار کریں۔

محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان

اعلان

ایک دوست ۲۰۰ روپے کے سرمایہ سے پرچون کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔ کوئی دوست مناسب جگہ تجویز کر کے ہمیں اطلاع دیں:۔

ناظر تجارت قادیان

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی اصلاحی تحریک

(گذشتہ سے پیوستہ)

بستیوں میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس امر کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کہ مکانات میں صفائی رکھی جائے۔ اور جو لوگ وہاں مقیم ہیں۔ وہ بھی پاک و صاف رہیں۔ اور ان کی خوراک بھی عمدہ اور صاف ہو۔ بعض بستیوں میں شفاخانے کھولے گئے ہیں۔ عورتوں کی عادات میں جو اصلاح ہوئی ہے۔ اور زچگی کے لئے جو سہولتیں بہم پہونچائی گئی ہیں۔ ان سے بچوں کی شرح اموات میں بتدریج تخفیف ہو رہی ہے۔

جرائم پیشہ اقوام کو تعلیم دینے سے اصلاحی کام کو جو تقویت پہونچی ہے۔ وہ کسی ثبوت کی محتاج نہیں۔ یہ معلوم کرنا موجب طمانیت ہوگا۔ کہ ان میں تعلیم کی رفتار بتدریج بڑھ رہی ہے۔ لڑکوں کے علاوہ لڑکیوں کے لئے بھی سکول کھولے گئے ہیں۔ اگر تعلیم اسی نہج پر جاری رہی۔ تو امید ہے کہ چند سال میں جرائم پیشہ اقوام کے تعلیم یافتہ افراد سرکاری ملازمتوں میں دوسروں سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اگر ان اصلاح شدہ افراد کیلئے فوج اور پولیس کی ملازمت کا دروازہ کھولدیا گیا۔ تو یہ لوگ بہت جلد عام سوسائٹی میں جذب ہو سکیں گے۔ اس ضمن میں حکام بالا دست سے استصواب رائے کیا جا رہا ہے۔

جرائم پیشہ اقوام کو ساہوکاروں کے اثر سے محفوظ رکھنے کیلئے امداد باہمی کی تحریک جاری کی گئی ہے۔ اس وقت سپلائی کی ۱۹ قرضہ دینے کی ۱۳ اور کفایت شعاری سکھانے کی ۲ کوآپریٹو سوسائٹیاں جاری ہیں جن کا کل سرمایہ ۱۱۰۰۰ روپیہ سے زائد ہے۔

سانسیوں کی آبادی جس میں بالغ مردوں کی تعداد ۸ ہزار ہے کل جرائم پیشہ آبادی کی ایک چوتھائی ہے۔ یہ لوگ اپنا ذریعہ معاش جرائم کے ارتکاب سے پیدا کرتے تھے۔ اب ان کی کثیر تعداد کاشتکاری سے گذارہ کرتی ہے۔ اور اصلاح کی طرف آہستہ آہستہ لیکن مسلسل ترقی کر رہی ہے۔ بوریئے بھی جرائم پیشہ اقوام میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ انکی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ اور چونکہ وہ محنت کش ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں بطور مزارعہ خاص ترجیح دیجاتی ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے بھٹی واڑ اگرچہ سرکاری زمینوں پر پچاس برس سے آباد ہیں۔ لیکن ان کی مجرمانہ سرگرمیاں بمبئی اور کلکتہ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اب ان کی اصلاح تکمیل کو پہونچ چکی ہے۔ جن میں سے ۲۰ مختلف محکموں میں ملازم ہیں۔ گو ان کے چال چلن میں ابھی اصلاح کی گنجائش ہے۔ ضلع کانگڑہ کے بھورا برہمنوں کو نئی جگہ منتقل کرنے کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ ان کی عام روش میں ایک نمایاں اصلاح واقعہ ہو گئی ہے۔

جرائم پیشہ اقوام کے ہزاروں افراد جو پہلے دیانتدارانہ ذریعہ معاش پیدا کرنے کا نام تک نہیں لیتے تھے۔ آج زیادہ تر زراعت اور دیگر نفع آور پیشوں میں مصروف ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ بعض حالتوں میں انہیں یہ پیشے اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ لیکن امید ہے کہ تمام ضلعوں میں ان کی کافی نگہداشت اور ہمدردانہ رہنمائی کی جائے۔ تو وہ اپنی مجرمانہ روایتوں کو بھلا دیں گے۔ اور نئی نسل کے افراد کا اخلاقی معیار بلند تر ہو جائیگا۔ وہ وقت دور نہیں، جبکہ پنجاب کی جرائم پیشہ اقوام عام سوسائٹی میں جذب ہو جائینگی۔ اور لوگوں کے دل سے ان کی یاد محو ہو جائیگی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

فہرست نومبائعین

بقیہ ماہ جولائی و اگست ۱۹۲۸ء

نمبر	نام و پتہ
۸۱۰	میاں عنایت اللہ صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۸۱۱	مولوی عطاء محمد صاحب ملک وال
۸۱۲	مولوی عبدالکریم صاحب امام مسجد خوشاب
۸۱۳	میاں جلال الدین صاحب خوشاب
۸۱۴	میاں شبیر احمد صاحب خوشاب
۸۱۵	مسمات خدیجہ بی بی صاحبہ خوشاب
۸۱۶	کنیز عائشہ (دختر مولوی عبدالکریم صاحب) خوشاب
۸۱۷	زینب بی بی (دختر مولوی عبدالکریم صاحب) خوشاب
۸۱۸	میر احمد خاں صاحب ضلع ہزارہ
۸۱۹	رسول بخش صاحب ضلع نوابشاہ سندھ
۸۲۰	اہلیہ " " " "
۸۲۱	رحمت خاتون بنت رسول بخش صاحب ضلع نوابشاہ سندھ
۸۲۲	اہلیہ دین محمد صاحب ضلع نوابشاہ سندھ
۸۲۳	میاں دین محمد صاحب " "
۸۲۴	ماسٹر امید علی صاحب " "
۸۲۵	میاں مہردین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۸۲۶	میاں محبوب عالم صاحب لائل پور
۸۲۷	میاں محمد عمر صاحب بالاپور اکولہ (برار)
۸۲۸	میاں نظام الدین خاں صاحب ساکن سرپیار (اڑیسہ)
۸۲۹	میاں علی باز خاں صاحب پارہ چنار (سرحد)
۸۳۰	میاں عبدالغفور صاحب سونگڑہ ضلع کٹک
۸۳۱	میاں محمد ظہیر الدین صاحب حیدرآباد دکن
۸۳۲	مستری کرم الدین صاحب اسٹیشن سبھاگا (سرگودھا)
۸۳۳	حاجی محمد بخش صاحب ملتان
۸۳۴	اہلیہ " "
۸۳۵	میاں فضل الٰہی صاحب ساکن بھیرہ
۸۳۶	میاں الٰہی بخش صاحب بھیرہ
۸۳۷	میاں عبدالعزیز خاں صاحب حیدرآباد دکن
۸۳۸	میاں حبیب اللہ خاں صاحب کوٹ صاحب خاں ضلع جہلم
۸۳۹	چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۵۶۳
۸۴۰	شیخ یعقوب علی صاحب حرم کوٹ مگھد
۸۴۱	اہلیہ بی بی صاحبہ بہلول پور
۸۴۲	میاں محمد شفیع صاحب کلاس والہ
۸۴۳	حکیم عبدالقادر صاحب پیرہ نمازیاں
۸۴۴	مسمات نعمت بی بی بنت شیخ الٰہی بخش صاحب محی الدین پور ضلع کٹک
۸۴۵	چوہدری غلام رسول صاحب اجوال ضلع سیالکوٹ
۸۴۶	احمد محی الدین صاحب حیدرآباد دکن
۸۴۷	میر محبوب علی صاحب " "
۸۴۸	میاں اللہ رکھا صاحب چک ۱۰۸ ضلع لائل پور
۸۴۹	میاں فتح محمد صاحب ساکن تتار ضلع گجرات
۸۵۰	اہلیہ صاحبہ " " "
۸۵۱	روشن خاں صاحب ساکن مونگ ضلع گجرات
۸۵۲	میاں محمد خاں صاحب "
۸۵۳	میاں محمد سعید صاحب "
۸۵۴	میاں عبدالعزیز صاحب "
۸۵۵	میاں خوشی محمد صاحب "
۸۵۶	مسمات رانی زوجہ رحمت علی صاحب چک ۵۶۵ لائل پور
۸۵۷	علی محمد صاحب ساکن گھلن ضلع جالندھر
۸۵۸	ولی محمد صاحب " " "
۸۵۹	غلام محمد صاحب " " "
۸۶۰	کرم بی بی صاحبہ ساکن چھجرالہ ضلع شیخوپورہ
۸۶۱	عمر خطاب صاحب خوشاب
۸۶۲	دوست محمد صاحب خوشاب
۸۶۳	زوجہ فتح محمد صاحب خوشاب
۸۶۴	اہلیہ عمر خطاب صاحب "
۸۶۵	اہلیہ محمد خاں صاحب "
۸۶۶	غلام فاطمہ صاحبہ بنت عمر خطاب "
۸۶۷	فتح خاتون صاحبہ "
۸۶۸	اللہ رکھی صاحبہ ساکن پیڈال ضلع سیالکوٹ
۸۶۹	لبھو ساکن گھوڑے واہ ضلع گورداسپور
۸۷۰	رحیم بی بی صاحبہ بنت عمر الدین صاحب زیرہ
۸۷۱	کریم بی بی صاحبہ " "
۸۷۲	اللہ جوائی صاحبہ گورداسپور
۸۷۳	محمد علی صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ
۸۷۴	غلام صدیق صاحب کوہاٹ
۸۷۵	میاں خیر الدین صاحب باٹھانوالہ ضلع سیالکوٹ
۸۷۶	عاصم الدین صاحب پہاڑی پارہ مل (بنگال)
۸۷۷	والدہ اکبر خاں صاحب ضلع گجرات بلانی
۸۷۸	صاحب نور بنت کالو خاں صاحب بلانی
۸۷۹	کرم نور " "
۸۸۰	میاں عبداللطیف صاحب جلپائی گوڑی (بنگال)
۸۸۱	میاں عبدالرب صاحب " "
۸۸۲	علاء الدین صاحب نیروبی (افریقہ)
۸۸۳	بشارت احمد صاحب " "
۸۸۴	سیٹھ عثمان یعقوب صاحب " "
۸۸۵	اہلیہ محمد علی صاحب کمال ڈیرہ ضلع نوابشاہ سندھ
۸۸۶	فاطمہ صاحبہ " "
۸۸۷	دولت علی صاحب چک ۶۲ گ۔ب ضلع لائلپور
۸۸۸	محمد صدیق صاحب " "
۸۸۹	برکت خاتون صاحبہ " "
۸۹۰	تاج محمد صاحب چک ۳۳ ضلع شاہپور
۸۹۱	سید محمد حسین صاحب فرید آباد
۸۹۲	والدہ میاں نذیر احمد صاحب نارووال
۸۹۳	میاں محمد حسین صاحب تلونڈی
۸۹۴	سید ولی محمد صاحب ملود ضلع لدھیانہ
۸۹۵	چوہدری عبداللہ صاحب زیرہ
۸۹۶	حکیم مبارک علی صاحب "
۸۹۷	شیر محمد صاحب (کابل)
۸۹۸	نیازی قدری حافظ صاحب (عکہ)
۸۹۹	حبیب اللہ صاحب حمزہ ضلع امرتسر
۹۰۰	میاں احمدین دار صاحب (پتہ نامعلوم)
۹۰۱	فیروز الدین صاحب کوئٹہ

(باقی آئندہ)